بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ
# الفضل
قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۱ | ۲۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش | ۲۱ ماہ صفر ۱۳۶۲ ہجری | ۲۶ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۹




## مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۲۰ تاریخ کے خط میں لکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضور کے اہل بیت بھی خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقارہا کی طبیعت سر اور آنکھوں میں درد کی وجہ سے ہنوز علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

جناب مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ اپنی آنکھ کے اپریشن کیلئے لاہور گئے ہیں احباب ان کی صحت کیلئے دعا کریں۔

چوہدری عبد الغنی صاحب آف اوجلہ کی والدہ صاحبہ پرسوں فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل نعش یہاں لائی گئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھا۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

موضع گھوڑیواہ کے جلسہ میں شمولیت کیلئے قادیان سے بھی بہت سے احباب تشریف لے گئے ہیں۔

## آنریبل سر چھوٹو رام صاحب کی تقریر پر ایک نظر

(۱)

آنریبل سر چھوٹو رام صاحب نے ۲۲ فروری کی شام کو ایم۔ ایس۔ اے ہال میں تقریر کرتے ہوئے مذہب اور سیاست کے موضوع پر اظہار خیالات فرمایا۔ آپ نے کہا۔

"میرا نظریہ یہ ہے کہ سیاسیات کا مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مذہب کا تعلق روح۔ روحانی ترقی اور پاکیزگی سے ہے لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مذہب زندگی کے ہر ایک شعبہ پر حاوی ہے۔ اگر یہ دوسرا نظریہ ہی مان لیا جائے تو مذہب کے دو پہلو ہونے چاہئیں۔ ایک وہ جس کا تعلق روح سے ہے۔ یہ پہلو تو اٹل اور مٹ ہے۔ اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی دوسرا پہلو ایسا ہونا چاہیئے۔ جس میں حالات کے مطابق تبدیلی ہو سکے۔ اگر مذہب کو زندگی کے ہر ایک شعبہ پر حاوی مان لیا جائے۔ تو پھر بڑی مشکل پیدا ہو گی اور زندگی ایک عذاب بن جائے گی۔ کیونکہ ہر ایک مذہب کی مختلف ہدایات ہیں اور وہ بعض حالات میں دوسرے مذہب کی ہدایات سے ٹکراتی ہیں۔ مثلاً سکھ مذہب کی ہدایت ہے کہ جھٹکہ خود کھاؤ اور دوسروں کو کھلاؤ۔ اسلام کی ہدایت ہے کہ حلال خود کھاؤ اور دوسروں کو کھلاؤ۔ اسی طرح ہندوؤں کے نزدیک گئو رکھشا پرم دھرم ہے۔ یہ اچھی بات ہے۔ لیکن ان کے نزدیک دوسروں کو بھی مجبور کرنا چاہیئے کہ وہ گئو رکھشا کو پرم دھرم مانیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ مختلف مذاہب کی ہدایات سے ہمارے ملک میں کتنے جھگڑے پیدا ہو رہے ہیں۔ اسلئے مذہب کا تعلق ان باتوں کے ساتھ ہی ہونا چاہیئے جن کا تعلق روح اور خدا کے ساتھ ہے۔ اگر سیاسیات اور اقتصادیات پر مذہب کو حاوی کیا جائے۔ تو پھر سیاسیات اور اقتصادیات پر حاوی ہونیوالی مذہبی ہدایات کو زمانے اور حالات کے مطابق بدلنا ہو گا۔ اگر ایسا نہ کرو گے۔ تو ہندوستان ایسے ملک میں جہاں کہ مختلف مذاہب ہیں زندگی وبال جان بن جائیگی۔"

سر موصوف نے یہ تقریر ملکی اتحاد کیلئے جن جذبات کے ماتحت کی ہے۔ وہ نہایت قابل قدر ہیں۔ مگر اس کے باوجود اسکے بعض حصوں سے ہم اختلاف پر مجبور ہیں۔ اور ہمارا خیال ہے کہ اگر سر موصوف اسلامی تعلیم سے پوری طرح آگاہ ہوتے تو اس کے متعلق ان کے خیالات اور ہوتے۔ جو مذاہب کامل اور عالمگیر نہ ہوں۔ ان کے متعلق تو سر موصوف کا یہ نظریہ یقیناً درست ہے کہ انہیں زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی کرنے سے سخت بدامنی اور تمدنی الجھنیں پیدا ہونگی۔ اور انہیں حالات کے مطابق اگر تبدیلیاں نہ کی جائیں تو زندگی وبال جان بن جائیگی۔ اسی طرح سکھ ازم اور ہندو ازم کی تعلیم میں جبر کے جن بعض پہلوؤں کا انہوں نے ذکر فرمایا ہے۔ اسکے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اسلام کے متعلق ہم پورے وثوق اور یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ عالمگیر مذہب ہے۔ اور اس کے تمام اصول ایسے ہیں۔ کہ جن میں ہمیں حالات کے مطابق نہ تو کبھی بھی اور کسی حالت میں بھی کوئی تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت محسوس ہو سکتی ہے اور نہ اسے زندگی کے کسی شعبہ پر حاوی کرنے سے کوئی بدامنی پیدا ہو سکتی ہے

اسلام ہرگز اس بات کی تعلیم نہیں دیتا۔ کہ اس کے اصول و فروع لوگوں سے جبراً منوائے جائیں۔ وہ تو صاف اعلان کرتا ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ یعنی دین میں کسی جبر و اکراہ کی اجازت نہیں۔ ہدایت کا رستہ گمراہی سے الگ اور ممتاز کر کے دکھا دیا گیا ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کہ افانت تکرہ الناس ان لا یکونوا مؤمنین۔ کہ کیا تو لوگوں پر جبر کرے گا۔ اس لئے کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ یعنی تو ایسا نہیں کر سکتا۔ ان ہر دو آیات نے صاف بتا دیا ہے۔ کہ اسلام دیگر اقوام سے اپنے اصول منوانے کے لئے کسی نوع کے جبر کو بھی جائز قرار نہیں دیتا۔ سر موصوف نے مثالاً فرمایا ہے کہ اسلام کی ہدایت ہے کہ حلال خود کھاؤ اور دوسروں کو کھلاؤ۔ یہ تو درست ہے کہ اسلام نے حلال اور طیب کھانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اور وہ پسند کرتا ہے کہ دنیا حلال و طیب کھانا ہی کھائے لیکن وہ مسلمانوں کو مکلف نہیں کرتا۔ کہ وہ جبر سے دوسروں کو بھی ایسا ہی کھانے پر مجبور کریں۔ ہر شخص آزاد ہے کہ جو چاہے کھائے۔ خواہ کوئی جھٹکہ استعمال کرے۔ اور خواہ حلال کھائے۔ اسلام اس میں جبر کی اجازت نہیں دیتا ہاں اس کی یہ تعلیم ضرور ہے۔ کہ سچائی اور درست بات کو نہایت احسن طریق سے دلائل و براہین کے ساتھ دوسروں کے سامنے پیش کیا جائے۔ پھر وہ اگر چاہیں تو اُسے مان لیں۔ اور چاہیں تو انکار کر دیں۔ یہ انکے اختیار کی بات ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ جو چاہے مان لے۔ اور جو چاہے انکار کر دے۔ بصورت انکار جبر کے ساتھ اپنی بات منوانے کا اسلام ہرگز روادار نہیں ہے۔

کامل مذہب کے اصولوں میں اگر وہ تمام دنیا کے لئے ہو۔ تو کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت کسی وقت بھی نہ تو پیدا ہونی چاہیئے اور نہ پیدا ہو سکتی ہے۔ بلکہ اس کے اصول ایسے لچکدار ہونے چاہئیں۔ کہ ہر زمانہ میں ہر قوم کے لئے اس کی تعلیم مناسب حال اور ضرورت کے مطابق ہو۔

اسلامی تعلیم کے مطابق مسلمان اگر محکوم ہو۔ لیکن اس کے مذہبی فرائض میں حکومت مداخلت نہ کرے تو وہ اس سے کسی قسم کے تصادم کی اجازت نہیں دیتا۔ اور اسی طرح اگر دوسری اقوام مسلمانوں کے حقوق کو پامال کرنا نہ چاہیں۔ اور اپنے طور پر ان سے بغیر کسی ٹکراؤ کے ترقی کرنا چاہیں تو ان کے رستہ میں ہرگز حائل نہیں ہوتا۔ ہندوستان کی اقوام میں جو بے چینی ہمیں آج نظر آتی ہے۔ اس کا ذمہ دار دوسرے مذاہب ہوں تو ہوں۔ اسلام ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ اسکی ذمہ داری اس بات پر ہے کہ اقوام ہند میں آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ہندوستان میں مختلف سیاسی پارٹیاں قائم ہیں۔ اور ہر ایک اپنے اصول منوانے پر زور دے رہی ہے۔ اگر اقوام ہند میں باہمی اعتماد ہوتا۔ تو ہندوستان کا مسئلہ گھر میں بیٹھ کر کبھی کا سلجھ چکا ہوتا۔ پس ہماری موجودہ بدقسمتی کی تمام ذمہ داری اس عدم اعتماد پر ہے۔ اور اس میں ہم سمجھتے ہیں۔ بہت حد تک ان مذاہب کا بھی دخل ہے۔ جو اپنی بات دوسروں سے جبراً منوانا اپنا پرم دھرم سمجھتے ہیں۔ لیکن اسلام میں اس قسم کے جبر کی کوئی تعلیم نہیں۔

ہمیں اس موقع پر پاکستان کی حمایت مطلوب نہیں۔ لیکن ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ اس سکیم کا معرض وجود میں آنا بھی اسی عدم اعتماد کا نتیجہ ہے۔ جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ اگر مسلمانوں کو یہ اعتماد ہوتا۔ کہ کانگرس میں انکے حقوق بالکل محفوظ ہوں گے۔ تو انہیں کبھی اس قسم کی سکیمیں بنانے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ لیکن کانگرس کی حالت تو یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے متعدد بار یہ کوشش کی۔ کہ وہ اس بات کا صفائی کے ساتھ اعلان کر دے۔ کہ اسکی حکومت کے ماتحت تبلیغ و اشاعت مذہب کی عام اجازت ہو گی۔ اور تبدیلی مذہب پر کوئی پابندی عائد نہ ہو گی۔ مگر وہ اس کا اعلان اب تک نہیں کر سکی۔ اور اس صورت میں مسلمان کیسے مطمئن ہو سکتا ہے کہ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنیکے بعد کانگرسی حکومت کے ماتحت اسکے مفاد محفوظ رہیں گے۔ اس لئے سر چھوٹو رام صاحب کو ہندوستان کی موجودہ پریشان حالت کی ذمہ داری مذہب اسلام پر ہرگز نہیں ڈالنی چاہیئے۔ بلکہ ہندوستان کی اکثریت کے مذہب اور اس سے تعلق رکھنے والی سب سے بڑی سیاسی پارٹی یعنی کانگرس پر ڈالنی چاہیئے۔ اور اسے پُرزور مشورہ دینا چاہیئے کہ وہ مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ اس صورت میں گاندھی جی کو برت رکھنے۔ اور اپنی زندگی کو خطرہ میں ڈالنے کی کوئی ضرورت پیش نہیں آتی۔ جسے بچانے کے لئے سر چھوٹو رام نوجوانوں کو یہ ہدایت دے رہے ہیں کہ "ملانوں۔ پنڈتوں۔ گیانیوں کے خلاف جو سیاسیات میں مذہب کو داخل کرنا چاہتے ہیں۔ بغاوت کریں۔ جب تک ایسا نہ ہو گا۔ ہمارے ملک کو آزادی نہیں ملے گی"



## گاندھی جی کا برت

(از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب)

گاندھی جی با علم و دانش۔ زیرکی عزّ و وقار
برت سے کرتے ہیں برپا شورشیں یاں بار بار

خودکشی کرنے سے ملتی ہیں کہیں آزادیاں!
وائے بر علمے کہ عالم را کند برباد و خوار

# عالمگیر جنگوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۵ دسمبر کو جو تقریر فرمائی۔ وہ درج ذیل ہے:۔



یَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ
اے لوگو اپنے رب کو سپر بناؤ۔ زلزلہ قیامت
ٱلسَّاعَةِ شَىْءٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ
بہت ہی بڑی شے ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے
كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ
ہر دودھ پلانے والی اس بچے سے جسے اس نے دودھ پلایا ہوگا غافل
ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَٰرَىٰ
ہو جائیگی اور ہر حمل والی اپنا حمل جن دیگی۔ اور تو لوگوں کو مدہوش
وَمَا هُم بِسُكَٰرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ ٱللَّهِ شَدِيدٌ
دیکھیگا۔ حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہونگے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا

عالمگیر تباہ کن جنگوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں دو طرح سے دنیا کے سامنے پیش کی گئی ہیں۔ ایک تو ان کلمات وحی کے ذریعہ جو آپ پر نازل فرمائے گئے۔ یا ان کشوف کے ذریعہ جو آپ کو دکھائے گئے۔ دوسرے الہامات و مکاشفات کی اس تشریح و تفصیل کے ذریعہ جو حضور نے اپنے الفاظ میں فرمائی ہے۔ میں آج کے مضمون میں حضور علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے یہ دونو پہلو پیش نظر رکھوں گا۔ اور اس سے بہت اچھی طرح ظاہر ہو جائے گا۔ کہ حضور کو اپنے الہامات و مکاشفات کی صداقت اور ان کے ظہور میں آنے کے متعلق صرف یہی نہیں۔ کہ یقین کامل حاصل تھا۔ بلکہ آپ ان کی ہیبت سے غایت درجہ متردد و خائف بھی تھے۔

پیشتر اس کے کہ میں اس بارہ میں آپ پر نازل ہونے والے کلمات وحی کو پیش کروں۔ ان کے متعلق ایک اہم بات کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ آپ کے ان مخصوص الہامات میں بعض ان قرآنی سورتوں کی آیات بھی ہیں۔ جن کا تعلق یاجوجی اور دجالی جنگوں سے ہے۔ اور جن کے متعلق انبیاء اولین بھی خبریں دے رہے ہیں۔ ان عالمگیر جنگوں کے متعلق وہ پیشگوئیاں جن میں قرآن مجید کی سورتوں کے الفاظ دہرائے گئے ہیں۔ بعض وقت تو متعلقہ سورت کا بیشتر حصہ نازل ہوا ہے۔ اور بعض وقت الہام میں قرآن مجید کے الفاظ تو نہیں ہیں۔ مگر ان کا مفہوم اردو الفاظ میں نازل ہوا۔ اور یہ الہامات کبھی پورے جملوں میں نازل ہوئے۔ اور کبھی مختصر الفاظ میں۔ اور سامعین کا ذہن تو شاید مختصر الفاظ کے الہاموں سے کوئی معین اور واضح مفہوم اخذ نہ کر سکے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے مختصر اور جمیل الہاموں کی تشریح بھی فرما دی ہے۔ اس کی مثال الہام "عالم کباب" ہے۔ جو ۷ رجون ۱۹۰۶ء کو ہوا تھا۔ اس کے الفاظ تو صرف دو ہی ہیں۔ مگر اس کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس کی تشریح سے ظاہر ہے۔ آپ فرماتے ہیں

کہ "پسر موعود کے پیدا ہونے کے چند ماہ بعد یا جب تک کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے۔ دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے اس لڑکے کا نام "عالم کباب" رکھا گیا۔" (تذکرہ صفحہ ۵۶۴)

میں گذشتہ سال کی تقریر میں بہ وضاحت بیان کر چکا ہوں۔ کہ یہ پیشگوئی بھی یاجوجی جنگوں کے متعلق ہے۔ اور جو باقی ہے وہ آج کی تقریر میں بیان کروں گا۔

غرض یاجوجی جنگوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں مختصر (الفاظ میں) بھی ہیں۔ اور مفصل الفاظ میں بھی۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان ربانی تجلیات اور حضور کے غیر مبہم اور واضح بیانات یکے بعد دیگرے آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔" (تذکرہ صفحہ ۱۰۱)

یہ الہام ابتدائی الہاموں میں سے ہے۔ اور بہت بڑی شہرت رکھنے والا الہام ہے۔ ۱۸۸۳ء کی تصنیف سے لیکر آخری تصنیف تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شاید ہی کوئی ایسی کتاب ہو۔ جس میں یہ الہام موجود نہ ہو۔ اس قدر شہرت شاید ہی کسی اور الہام نے پائی ہو۔ اس میں زور آور حملوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے ظاہر ہونے کی واضح اور صریح پیشگوئی ہے۔ وہ سچائی کیا ہے؟ آپ کا خدائے واحد و یکتا کی طرف سے توحید الٰہی کو قائم اور دجالیت کو مٹانے کے لئے مبعوث و مامور ہونا۔ ۱۸۸۳ء میں آپ کو جو الہامات ہوئے۔ ان میں ایک یہ الہام بھی ہے۔ "لَمْ يَكُنِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ وَٱلْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ ٱلْبَيِّنَةُ۔ وَكَانَ كَيْدُهُمْ عَظِيمًا۔" اس میں پہلا حصہ تو سورہ البینہ کی آیت ہے۔ جو قرآن مجید کی آخری سورتوں میں سے ایک سورۃ ہے۔ اور آخری فقرہ وکان کیدھم عظیما اس آیت کے علاوہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الہام کا یہ مفہوم بیان فرمایا ہے۔ کہ "اس زمانہ کے سیاہ باطن جن کو جہل اور خبث کے کیڑے نے اندر ہی اندر کھا لیا ہے ایسے نہیں تھے۔ جو بجز آیات قاہرہ اور براہین قطعیہ کے اپنے کفر سے باز آ جاتے۔ بلکہ وہ اس فکر میں لگے ہوئے تھے۔ کہ کسی طرح باغ اسلام کو صفحہ زمین سے نیست و نابود کر دیں۔ اگر خدا ایسا نہ کرتا۔ تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ قَالُوٓا۟ إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ۔ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلْمُفْسِدُونَ۔ یہ الہام بھی اسی ابتدائی زمانہ کا ہے۔ اور قرآن مجید کی آیت ہے۔ جو دوبارہ آپ پر الہاماً نازل ہوئی۔ آپ نے اس کا ترجمہ اور تشریح یہ فرمائی ہے۔ "اور جب ان کو کہا جائے۔ کہ تم زمین میں فساد مت کرو۔ اور کفر اور شرک اور بد عقیدگی کو مت پھیلاؤ۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا ہی راستہ ٹھیک ہے۔ اور ہم مفسد نہیں ہیں بلکہ مصلح اور ریفارمر ہیں۔ خبردار رہو۔ یہی لوگ مفسد ہیں جو زمین پر فساد کر رہے ہیں۔ قُل اعوذ برب الفلق۔ من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب یہ قرآن مجید کی آخری سورت سے پہلی سورت کی ابتدائی آیت ہے۔ اور دجالی فتنہ کے زمانہ اور حالات سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ اس کا ترجمہ اور تشریح یوں فرماتے ہیں کہ "میں شریر مخلوق کی شرارتوں سے خدا کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔ اور اندھیری رات سے خدا کی پناہ میں آتا ہوں۔ یعنی یہ زمانہ اپنے فسادِ عظیم کی رو سے اندھیری رات کی مانند ہے۔ سو الٰہی قوتیں اور طاقتیں اس زمانہ کی تنویر کے لئے درکار ہیں۔ انسانی طاقتوں سے یہ کام انجام ہونا محال ہے۔"

یہ الہامات معہ ان تشریحات کے تذکرہ صفحہ ۸۱ و صفحہ ۸۲ میں درج ہیں۔ اور ان سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی کیا غرض ہے۔ اور وہ کیا مشیت الٰہی ہے۔ جو ان منذر پیشگوئیوں کے پس پردہ کارفرما ہے۔

۸ اپریل ۱۹۰۵ء کو آپ پر یہ وحی الٰہی نازل ہوئی "تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکا!۔ زلزلة الساعة۔ قوا انفسکم۔ ان الله مع الابرار۔ دنی منک الفضل۔ جاء الحق وزهق الباطل۔ اس وحی کا ابتدائی حصہ اردو میں ہے۔ اور زلزلة الساعة سورۃ حج کی ابتدائی آیت کے الفاظ ہیں۔ جو اس طرح شروع ہوتی ہے۔ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ ٱلسَّاعَةِ شَىْءٌ عَظِيمٌ۔ یعنی اے لوگو اپنے رب کو سپر بناؤ۔ یقیناً زلزلہ ساعت بہت ہی بڑی شے ہے مابعد کی آیات میں اس زلزلہ ساعت کی شدت اور لوگوں کے کفر اور دہریت کے بارے میں مفصل بیان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا الہام میں زلزلة الساعة کے الفاظ ہم کو سورہ حج کی انہیں ابتدائی آیات کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ آگے جو وضاحت کی جائے گی۔ اس سے ظاہر ہو جائیگا۔ ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کشفی حالت طاری ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ "مجھے دکھلایا گیا۔ کہ ملک میں غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے۔ اور لوگ تکذیب سے باز آنے والے نہیں۔ جب تک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلا دے۔" اس کشف کے بعد وحی الٰہی کی حالت آپ پر طاری ہوئی۔ اور آپ کو جو الہامات ہوئے۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔

"کئی نشان ظاہر ہوں گے۔ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے۔ وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے۔ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔ وہ قیامت کے دن ہوں گے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہو گی۔ ایک ہولناک نشان۔" اور ہولناک نشان کی تشریح میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ "شاید یہ وہی زلزلہ ہو۔ جس کا وعدہ ہے۔ یا آسمان سے کوئی اور نشان ظاہر ہو۔" (تذکرہ صفحہ ۶۶۵)

زلزلہ قیامت کے متعلق آپ کو ایک یہ الہام ہوا۔ "هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ٱلزَّلْزَلَةِ۔ إِذَا زُلْزِلَتِ ٱلْأَرْضُ زِلْزَالَهَا وَأَخْرَجَتِ ٱلْأَرْضُ أَثْقَالَهَا وَقَالَ ٱلْإِنسَٰنُ مَا لَهَا۔ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا۔ أَحَسِبَ ٱلنَّاسُ أَن يُتْرَكُوٓا۟ وَمَا يَأْتِيهِمْ إِلَّا بَغْتَةً۔ يَسْتَنۢبِـُٔونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِى وَرَبِّىٓ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ وَلَا يُرَدُّ مِن قَوْمٍ يُعْرِضُونَ۔" (تذکرہ صفحہ ۵۹۱) اس الہام کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ کیا تجھے زلزلہ کی خبر نہیں ملی۔ جب ساری زمین اپنے زلزلہ سے ہلائی جائے گی۔ اور اپنے بوجھ کو باہر نکالے گی۔ اور انسان کہے گا۔ زمین کو کیا ہو گیا ہے۔ اس دن زمین اپنی خبریں بتائے گی۔ کہ کیا پیش آیا۔ تیرے رب ہی نے اسے وحی کی تھی۔ کیا لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں یونہی چھوڑ دیا جائیگا اور یہ زلزلہ نہیں آئے گا۔ یقیناً آئے گا۔ اور اچانک آئیگا۔ اور ایسے وقت میں آئے گا۔ کہ وہ غفلت میں ہوں گے۔ تجھ سے لوگ پوچھتے ہیں۔ کہ کیا ایسے زلزلہ کا آنا سچ ہے۔ اور خدا سے برگشتہ ہونے والے کسی صورت میں اس سے نہیں بچ سکتے۔"

اس الہام میں بھی صرف ایک ابتدائی اور چند آخری جملوں کے سوا باقی سب سورہ زلزال کی آیات بینات ہیں۔ جو الہاماً آپ پر نازل ہوئی تھیں۔ قرآن مجید میں دو ہی جگہ ایک ہولناک زلزلہ قیامت کی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ جو نہایت ہی شدید عذاب الٰہی کی صورت میں ظاہر ہونے والا اور ایک عظیم الشان انقلاب برپا کرنے والا بتایا گیا ہے۔ ایک دفعہ سورہ حج میں اور میں ابھی بتا چکا ہوں۔ کہ اس سورت کی ابتدائی آیت کا ایک حصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی الہاماً نازل ہوا ہے۔ اور دوسری دفعہ قرآن مجید کے آخری پارہ کی اس سورۃ میں جو اذا زلزلت الارض زلزالها کے الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔ اور زلزال ہی کے نام سے مشہور ہے۔ اور جیسا کہ مندرجہ بالا الہام سے ظاہر ہے۔ اس سورۃ کی پانچ ابتدائی آیتیں آپ پر الہاماً نازل کی گئیں۔ هل اتاک حدیث الزلزلة کے الفاظ میں آپ سے پوچھا گیا۔ کہ کیا زلزلہ کی خبر تجھے نہیں ملی۔ پھر سورہ زلزال کی آیات آپ پر الہاماً نازل کی گئیں۔ اور یہ اسلوب کلام کہ اول هل اتاک حدیث الزلزلة کے الفاظ میں اس زلزلہ کی خبر ملنے کے متعلق آپ سے استفسار اور پھر اس کے جواب میں سورہ زلزال کی آیات کا نزول نہایت لطیف اور دلنشین پیرایہ سے ظاہر کر رہا ہے

احباب ۱۴ مارچ یوم سیرت النبیؐ کو پوری کوشش سے کامیاب بنائیں

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں جس زلزلۃ الساعۃ یعنی قیامت خیز زلزلہ کی بار بار پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہ دراصل قرآن مجید ہی کی پیشگوئی ہے۔ جو ایک دفعہ سورہ حج میں اور دوسری دفعہ سورہ زلزال میں کی گئی ہے۔ سورہ حج کا موضوع شروع سے لیکر آخر تک ایک ہی نقطہ مرکزی کے اردگرد چکر لگاتا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے روگردانی اور حیات مابعد الموت اور مجازات اُخروی کا انکار اور شیطان مرید یعنی سرکش لوگوں کی اتباع کا نتیجہ بربادی و تباہی ہے۔ اور اس حالتِ بد اعتقادی و بدعملی سے بنی نوع انسان کو نجات دینے کے لئے ضرور ہے۔ کہ اسی دنیا میں زلزلۃ الساعۃ کی گھڑی لائی جائے۔ اور وہ زلزلۃ الساعۃ کی گھڑی عذاب الحریق یعنی سزائے آتشین کی صورت میں ظاہر ہوگی۔ اور اسی سورۃ حج میں اس امر کی صراحت کے لئے کہ بغیر عذاب الحریق کے تصفیہ نہیں ہوگا۔ فرمایا ہے۔ وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْہُ حَتّٰی تَاْتِیَھُمُ السَّاعَۃُ بَغْتَۃً اَوْ یَاْتِیَھُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ۔ یعنی کافر ہمیشہ شک اور جھگڑے ہی میں پڑے رہیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت والی گھڑی (زلزلہ) اچانک آپہنچے۔ اور اس دن کی سزا قائم ہو جس میں تمام انسانی کوششیں بیکار ہو جائیں گی۔ اور اسی سورہ حج کی ابتداء میں جس زلزلہ ساعت والے عذاب شدید کی خبر دی گئی۔ اس عذاب کے متعلق یہ بھی فرما دیا ہے۔ کہ وَیَسْتَعْجِلُوْنَکَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۔ اور یہ لوگ تجھ سے زلزلۃ الساعۃ والے عذاب موعود کے لئے عجلت کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ اپنے اس وعدہ کی خلاف ورزی ہرگز نہیں کرے گا۔ وَ اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۔ یہ زلزلۃ الساعۃ والا فیصلہ کن عذاب کسی قریب کے زمانہ میں واقع ہونے والا نہیں۔ بلکہ اس کے لئے ایک لمبا عرصہ مقرر ہے۔ الفاظ وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ سے اس ہزار سالہ میعاد کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس کی تشریح میں گذشتہ سال کی تقریر میں کر چکا ہوں۔ اس ہزار سالہ زمانے کا ذکر دانیال وغیرہ انبیاء کی پیشگوئیوں میں بھی آیا ہے۔ اور قرآن مجید میں بھی۔ جو دس راتوں سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور سورہ حج کی اس آیت میں بھی اسی ہزار سالہ ضلالت والے زمانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جس کے خاتمہ کے ساتھ قہاری تجلی کا آخری ظہور اور اس کے ذریعہ سے احیاء موتٰی کی پیشگوئی کی تکمیل وابستہ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو بھی یہ الہام ہوا ہے: "حقیقت میں ہزار سالہ موت کے بعد جواب احیاء ہوا ہے"[۴]



## صوبیدار خوشحال خاں صاحب مرحوم کے قاتلوں کو سزا

گذشتہ ماہ مئی ۱۹۴۲ء میں صوبیدار خوشحال خاں صاحب احمدی ساکن موضع مینی تحصیل صوابی ضلع مردان جبکہ وہ موضع ٹوپی سے جمعہ کی نماز ادا کر کے واپس اپنے گھر جا رہے تھے۔ تو ٹوپی سے ایک میل کے فاصلہ پر چند افراد نے آپ پر بندوقوں کے فائر کئے۔ جن سے وہ شہید ہو گئے۔ اخبار الفضل میں ان کی شہادت کا المناک واقعہ شائع ہونے پر بہت سی جماعتوں کی طرف سے اس ظالمانہ واقع کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بعض قرار دادیں الفضل میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ نیز نظارت ہذا کی طرف سے بھی حکومت کو توجہ دلائی جاتی رہی۔ صوبیدار صاحب مرحوم کے پسماندگان کی طرف سے مقدمہ دائر ہوا۔ جماعتہائے صوبہ سرحد بڑی جدوجہد سے پیروی مقدمہ میں حصہ لیتی رہی۔ بالآخر مجرم اپنے کئے کی سزا کو پہنچے۔ اور ہر ایک کو اس کے قصور کے مطابق چودہ سال سے دو سال تک کی قید کی سزا ہوئی۔ ناظر امور عامہ

## تحریک جدید کے سکرٹری مال توجہ کریں

اگر آپ تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت کا فخر رکھتے ہیں۔ تو آپ کو معلوم رہنا چاہیئے۔ کہ سال نہم کا چندہ ۳۱ مارچ سے قبل ادا کر لینا سابقون اولون کی فہرست اول میں شامل ہونا ہے۔ پس اس کے لئے آج سے ہی فکر کریں۔

تحریک جدید کے ہر سکرٹری مال کو یاد رہے۔ کہ جس جماعت کا چندہ بحیثیت جماعت ۳۱ مارچ تک ۶۰ فی صدی مرکز میں داخل ہو جائے گا۔ اس جماعت کے کارکن کا نام بھی دعا کے لئے حضرت کے حضور پیش کیا جائے گا۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

## تحریک قرضہ پچاس ہزار

تحریک قرضہ پچاس ہزار کے روپیہ کی واپسی کے سلسلہ میں ماہ فروری کا قرعہ ڈالا گیا۔ مندرجہ ذیل اصحاب کا نام نکلا ہے۔ جو اپنی رسید دفتر بیت المال میں واپس کر کے اپنا اپنا روپیہ واپس لے سکتے ہیں۔

(۱) طاہرہ۔ بشریٰ بنات عبد الغفور صاحب کلرک نہر بجبار ۲۰۰/- روپے۔ (۲) ملک نور خاں صاحب کارکن لنگر خانہ قادیان ۱۰۰/- روپے
(۳) امتہ الحمید بیگم صاحبہ زوجہ قاضی محمد رشید صاحب دار البرکات ۱۰۰/-
(۴) غلام علی صاحب ولد نظام دین صاحب راجیکی ۵۰/-
(۵) میاں محمد شریف صاحب E.A.C ۱۰۰/-
(ناظر بیت المال)

"عشرۂ وصیت: رسالہ الوصیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد: "مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے۔ وہ اپنے دوستوں میں اسکو مشتہر کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو اسکی اشاعت کریں۔ اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اسکو محفوظ رکھیں۔" (خاکسار مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ)

## وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

**نمبر ۶۳۹۲** منکہ نورجہاں بیگم زوجہ بشارت احمد صاحب قوم ککے زئی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے:۔

۱۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند۔

۲۔ ہار ایک عدد وزنی ۲ تولے ۴ ماشے ۶ رتی قیمتی قریباً -/۱۴۶

۳۔ جھمبر ایک عدد وزنی ایک تولہ نو ماشے -/۱۰۰

۴۔ سوئی ایک عدد ایک تولہ -/۶۰

۵۔ گلوبند ایک عدد چار تولے چھ ماشے -/۳۱۰

۶۔ تین مندریاں ۱۱ ماشے -/۵۰

۷۔ کانٹے ایک جوڑی -/۳۴

۸۔ چوڑیاں ۴½ تولے -/۲۷۰

-/۹۷۰

نقد روپیہ -/۴۰۰ جو اس وقت رہن پر ہے۔ میں اس کل جائیداد کے دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر اور جائداد اس کے علاوہ بھی ثابت ہوگی۔ اسکے بھی دسویں حصے کی مالک بھی صدر انجمن قادیان ہوگی۔ خواہ وہ جائیداد منقولہ ہو یا غیر منقولہ۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں اپنی وصیت کی مد میں کچھ رقم جمع کرادوں تو وہ میری وصیت سے منہا کر دیجائیگی۔ الامتہ نورجہاں بیگم بقلم خود گواہ شد عبدالرحمن جنرل پریذیڈنٹ۔ گواہ شد بشارت احمد بقلم خود خاوند موصیہ

**نمبر ۶۳۹۶** منکہ جمیل احمد اکبر ولد چوہدری عمر الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ طالبعلم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت مجھے اپنے بھائی سے پانچ روپے بطور جیب خرچ ماہوار ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ العبد جمیل احمد اکبر سٹوڈنٹ دہلی پالی مکینک دہلی۔ گواہ شد محمد شریف چغتائی۔ گواہ شد۔ نذیر احمد احمدی امیر جماعت احمدیہ دہلی۔

**نمبر ۶۳۹۸** منکہ فتح محمد احمد ولد ملک حیات محمد صاحب قوم اوان پیشہ ملازمت اکونٹنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان تاریخ بیعت سنہ ۱۹۳۱ء ساکن دار البرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک سکنی مکان جو دس مرلہ اراضی پر تعمیر ہے قیمت اندازاً -/۸۵۰ روپے واقعہ محلہ دار البرکات قادیان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت -/۶۲ (تنخواہ قادیان الاؤنس جنگ الاؤنس) ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کروں۔ تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد فتح محمد احمد اکونٹنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان۔ گواہ شد بشیر احمد بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان۔ گواہ شد محمد مسعود احمد اسسٹنٹ اکونٹنٹ ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ قادیان



اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول۔ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

### بعدالت سردار ایشر سنگھ صاحب ہوڑہ۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس۔ سب جج بہادر درجہ چہارم جالندھر

دعویٰ دیوانی ۱۲۹ بابت سنہ ۱۹۴۲ء

غلام محمد۔ اللہ دتا۔ پسران اکبر الدین۔ اقوام اوان ساکنان علی پور پرگنہ و ضلع جالندھر مدعیان بنام مسمات زینب زوجہ علی احمد مشتری۔ عبدالرزاق ولد فتا بالغیہ۔ رحمت علی ولد فتح محمد۔ فتح محمد متوفی۔ رحمت علی۔ محمد علی۔ امیر احمد پسران قائم مقام فتح محمد متوفی۔ اقوام اوان ساکنان علی پور پرگنہ و ضلع جالندھر مدعا علیہ دعویٰ دخلیابی بذریعہ حق شفع

بنام رحمت علی۔ امیر احمد۔ پسران قائم مقام فتح محمد متوفی اقوام اوان ساکنان علی پور پرگنہ و ضلع جالندھر مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ رحمت علی۔ امیر احمد مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اسلئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکوران جاری کیا جاتا ہے۔ اگر مدعا علیہم مذکوران تاریخ ۱۰ ماہ مارچ ۱۹۴۳ء کو مقام جالندھر حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے تو انکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۲/۲/۴۳ بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت



## ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**لنڈن ۲۴ فروری۔** ٹیونیشیا میں امریکن اور برطانی فوجوں نے جرمنوں کو قیسرین کے درہ کے شمال اور شمال مغرب میں پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ اور درہ کے منہ تک دھکیل دیا ہے۔ دشمن کے بہت سے آدمی قید کر لئے گئے۔ اتحادی طیارے اپنی فوجوں کو بہت مدد دے رہے ہیں۔ دشمن نے مان لیا ہے۔ کہ جنرل الیگزنڈر کی فوجیں ٹیونیشیا کے وسطی علاقہ میں پہنچ چکی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنوں نے حال میں جو حملہ کیا تھا۔ اس میں ان کے سارے کے سارے ٹینکوں نے جن کی تعداد ۲۲۰ ہے۔ حصہ لیا تھا۔ میدنین کے علاقہ میں توپیں ایک دوسرے پر سرگرمی دکھا رہی ہیں۔

**ماسکو ۲۴ فروری۔** جو روسی فوجیں خارکوف کے شمال مغرب میں بڑھ رہی ہیں۔ وہ سٹالن گراڈ کے محاذوں میں بچاؤ کی لائن کے سب سے زبردست حصہ میں سو میل اندر گھس گئی ہیں۔ ووارشیلوف گراڈ کے جنوب مغرب میں بھی روسی برابر بڑھ رہے ہیں۔ اور ایک دریا کو پار کرکے ایک اہم پہاڑی پر قبضہ کر چکے ہیں۔ اور اب کیف پر بڑھ رہی ہیں۔ راسٹوف پر قبضہ کے بعد اب ریل گاڑیاں باکو سے تیل لے کر ماسکو پہنچ رہی ہیں۔

**لنڈن ۲۴ فروری۔** جنرل میکارتھر کے بمبار نیو گنی میں جاپانیوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ نیو برٹین میں دشمن کی ہوا باز توپوں کی سخت گولہ باری کے باوجود اس کے ایک جنگی جہاز پر پانچ پانچ سو پونڈ کے بم پھینکے گئے۔ تیمور میں بھی دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔

**دہلی ۲۴ فروری۔** انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانی طیاروں نے برما میں مانگڈو اور لوکٹاؤ کے دیہات پر حملے کئے۔ اراکان کے ساحل پر نزدیک دشمن کا ایک جہاز برباد کر دیا گیا کل رات اکیاب اور پردم پر حملے کئے گئے سب جہاز واپس آ گئے۔

**دہلی ۲۴ فروری۔** اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء کے بعد جاپانی طیاروں کے ایک چھوٹے سے دستہ نے پہلی بار آسام میں ایک امریکن ہوائی اڈے پر حملہ کیا۔ حملہ آور طیارے بہت بلندی پر پرواز کر رہے تھے۔ مالی نقصان کوئی نہیں ہوا۔ جانی نقصان بھی بالکل معمولی ہے۔

**بمبئی ۲۴ فروری۔** حکومت بمبئی کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آج گاندھی جی کی عام حالت کچھ سدھر گئی ہے گردہ اور مثانہ کی شکایت میں کمی ہو گئی ہے۔ وہ ہشاش ہیں۔ اور ان کی طاقت میں بھی زیادہ کمی نہیں ہوئی۔

**دہلی ۲۴ فروری۔** آج کونسل آف سٹیٹ میں مسٹر سپرو نے ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ جنگ کے بعد گورنر جنرل نے جو آرڈیننس جاری کئے ہیں۔ ان کے دائرہ عمل اور ہائیکورٹ میں اپیل کے حق پر ان کے اثر کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی جائے۔

لاء ممبر نے کہا۔ کہ کل ۱۱۶ آرڈیننس جاری کئے گئے ہیں۔ اور ان میں سے صرف دو تین ہی ایسے ہیں۔ جن کے بارہ میں ہائیکورٹ میں اپیل کے حق پر کوئی اثر پڑتا ہے۔ میں صوبوں کی حکومتوں سے مشورہ کر رہا ہوں۔ کہ ہائیکورٹوں میں نگرانی کے بارہ میں کیا طریق اختیار کیا جائے۔ اس محرک نے تحریک واپس لے لی۔ ہاؤس نے یہ تحریک منظور کرلی۔ کہ اناج اور دیگر ضروری اشیاء کے بارہ میں سارے ملک میں ایک ہی پالیسی پر عمل کیا جائے۔ پنڈت کنزرو نے سفارش کی تھی۔ کہ انڈیا ایکٹ سنہ ۳۵ء میں ایسی ترمیم کا انتظام کیا جائے۔ کہ گورنروں پر گورنر جنرل کو جو اختیارات حاصل ہیں۔ وہ گورنر جنرل کے بجائے گورنر جنرل آف کونسل کو حاصل ہوں۔ تحریک چھ کے مقابلہ میں سات آراء کی کثرت سے گرگئی۔

**دہلی۔ ۲۴ فروری۔** سنٹرل اسمبلی میں آج ریلوے بجٹ کے تمام مطالبات منظور کر لئے گئے۔ ایک سوال کے جواب میں جنگی ٹرانسپورٹ کے ممبر نے کہا۔ کہ مسلم ملازمین ریلوے کی یونین کا منظور کیا جانا قواعد کے خلاف ہے۔ گرانی کے الاؤنس کے سکیل میں تبدیلی کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔ اور ملازموں کے نمائندوں سے مشورہ کے بعد ان کا اعلان کر دیا جائے گا۔

**لنڈن ۲۴ فروری۔** مسٹر ایڈن نے ہاؤس آف کامنز میں بتایا۔ کہ میڈم چیانگ کائی شیک کو دوبارہ انگلستان آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ اور وہ غالباً واپس چین جانے سے قبل یہاں آئیں گی۔

**انقرہ ۲۴ فروری۔** ترکی کے پریذیڈنٹ مسٹر انونو نے بتایا۔ کہ ترکی پوری کوشش کرے گا۔ کہ وہ جنگ سے باہر رہے۔

**دہلی ۲۴ فروری۔** اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس سال اڑیسہ میں ۱۲ لاکھ ٹن چاول پیدا ہوگا۔ گذشتہ سال ۱۱ لاکھ ٹن ہوا تھا۔

**کراچی ۲۴ فروری۔** آج سر غلام حسین ہدایت اللہ نے سندھ اسمبلی میں بجٹ پیش کیا۔ نئے سال میں آمد ۴ کروڑ ۹۶ لاکھ اور خرچ پانچ کروڑ سے زیادہ ہے۔ تیرہ لاکھ کے خسارہ کا اندازہ ہے۔

**ماسکو ۲۳ فروری۔** سرخ فوج کے قیام کی ۲۵ ویں سالگرہ پر موسیو سٹالن نے ایک اعلان میں کہا۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ سرخ فوج نے جرمنی کے نوے لاکھ افسروں اور آدمیوں کو ناکارہ کر دیا۔ جن میں چالیس لاکھ کے قریب مارے گئے۔ رومانیہ۔ اٹلی۔ ہنگری کی فوجیں مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہیں۔

**طرابلس ۲۳ فروری۔** علاقے کے عربوں کے لئے اتحادیوں نے کپڑا۔ چائے۔ شکر۔ نمک۔ تمباکو اور دیگر ضروریات زندگی مہیا کرنے کا انتظام کر دیا ہے۔ جب اتحادی فوجیں طرابلس پر قابض ہوئیں۔ تو مقامی دوکانداروں کی دوکانیں ان چیزوں سے خالی تھیں۔ اور باشندوں کو کھانے کی چیزیں نہ ملتی تھیں۔ اتحادی حکام کی نگرانی میں دوکانداروں کو یہ تمام چیزیں مہیا کی گئی ہیں۔ جہاں سے باشندے معمولی قیمت پر خرید سکتے ہیں۔ انگریزی فوجی افسر منڈیوں کی نگرانی خود کرتے ہیں۔ تاکہ کوئی جنس کم نہ ہونے پائے۔ اور نہ دوکاندار مقررہ قیمت سے زیادہ باشندوں سے وصول کریں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر